تبرکات کی برکات

11-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

(۱) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج جو بیان ہم سنیں گی اس کا عنوان ہے "تبرکات کی برکات" جس میں ہم تبرکات اور اس کے ثبوت میں دو (2) قرآنی واقعات سنیں گی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس تبرکات کی کیسی تعظیم کیا کرتے اس تعلق سے کچھ واقعات بھی سنیں گی۔ تبرکات کی تعظیم سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں اور تبرکات کی بے ادبی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں یہ بھی سنیں گی۔ ضمناً کئی مدنی پھولوں کی مدنی مہک سے دل و دماغ کو معطر کریں گی۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ بعض

اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرودرود شریف وغیرہ پڑھتی رہتی ہیں، یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، ویسے علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قحط سالی سے نجات مل گئی!

حضرتِ سیدنا شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی، حضرتِ سیدنا بابا نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اسی کے صدقے رحمت کی برکھا (بارش) برسا دے! ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارش شروع ہو گئی۔ (اخبار الاخیار، ص ۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تبرکات کے فوائد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بزرگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے ایک دھاگے کی بھی کتنی شان ہے کہ اسے ہاتھ میں رکھ کر مانگی گئی دعا قبول ہو گئی۔ اللہ پاک جو تمام برکتوں کا مالک ہے اس ربِّ کریم نے اپنے ان نیک بندوں کو دنیا جہاں کی ایسی برکتوں سے نوازا ہوتا ہے کہ جو چیزیں ان سے منسوب ہو جائیں وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہیں۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے

عظام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن سے منسوب چیزیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہوتی ہیں۔

تبرُّک کسے کہتے ہیں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! تبرک سے مراد (انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان) بزرگانِ دین کی وہ چیزیں ہیں جو برکت کے طور پر رکھی جائیں۔ (برکات کا ثبوت، ص ۲ بتغیر) پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم سے مَسّ (Touch) ہونے والی اور نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے، اسی طرح صحابۂ کرام و بزرگانِ دین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے مبارک اجسام سے چھو جانے والی (اور نسبت رکھنے والی) ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے۔ (تبرکات کا ثبوت، ص ۴، ۵ ملتقطاً) اس لیے ہمیں ہر اس چیز کا ادب و احترام کرنا چاہیے جسے بزرگوں سے نسبت ہو جائے۔ ان کے موئے مبارک، قمیص، جبہ، دستار، پیالہ الغرض! ان سے نسبت رکھنے والا کوئی تنکا ہو یا لباس کا دھاگا ہو اس کا ادب و احترام کرنے سے بھی اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ برکتیں نصیب ہوں گی۔

فیض پانے کیلئے کامل اعتماد شرط ہے

تبرکات سے فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، ڈِھلمِل یقین (یعنی کچا یقین) نہ ہو، مثلاً یہ سوچنا کہ موئے مبارک سے برکتیں ملتی ہیں یا نہیں۔ زَم زَم پینے سے بیماریاں دُور ہوتی ہیں یا نہیں، تعویذات سے مشکلات حل ہوتی ہیں یا نہیں، دَم دُرُود سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا وغیرہ۔ اس طرح کے کچے اور مشکوک خیالات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ فیض پانے کے لیے پختہ اعتقاد شرط ہے۔ بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی، اپنا اپنا مقدَّر ہوتا ہے کسی کو فوراً (Instantly) فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو ”یک درگیر و مُحکَم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ“ کے مِصداق بنے رَہنا چاہئے۔ اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کبھی نہ کبھی

نظرِ کرم ضرور ہو گی اور سوئی ہوئی قسمت جاگ جائے گی اور دنیاو آخرت میں بگڑی سنور جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! تبرکات سے برکتیں ملتی، مشکلات دور ہوتی اور مصیبتیں ٹلتی ہیں یہ عقیدہ رکھنا آج کی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ قرآنِ پاک کی کئی آیات میں تبرکات کی اہمیت اور پچھلی امتوں کے تبرکات سے فیض پانے کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تابوتِ سکینہ سے بنی اسرائیل کا برکتیں لینا، محرابِ مریم میں حضرت سیدنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا دعا مانگنا اور اس کا قبول ہونا۔ تبرکات سے برکتیں پانے کے یہ وہ واقعات (Events) ہیں جو قرآنِ پاک میں بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے تبرکات کی برکتیں ملنے سے متعلق دو قرآنی واقعات سنتی ہیں:

قمیصِ یوسف سے شفاء ملنا

(1) سورۂ یوسف میں اللہ پاک کے نبی حضرت سیدنا یعقوب اور حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِمَا السَّلَام کا طویل واقعہ بیان ہوا ہے، جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے دھوکے سے کنویں میں ڈال دیا اور کچھ تاجر انہیں کنویں سے نکال کر مصر لے گئے اور وہاں بیچ دیا، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی سے بڑے غمگین ہوئے اور اس غم میں آنسو بہابہا کر آنکھوں کی روشنی ختم کر بیٹھے، کئی سال بعد جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے بھائیوں کے ذریعے والد محترم کی بصارت کے ختم ہونے کا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنا قمیص بطور تبرک اپنے والد کیلئے بھیجا، اور جو کچھ فرمایا قرآنِ پاک میں وہ یوں بیان کیا گیا ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ (پ ۱۳، یوسف: ۹۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں نے وہ کرتا حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالا تو کیا ہوا، اسے کچھ آیات کے بعد یوں بیان کیا گیا ہے:

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًاۚ (پ۱۳، یوسف: ۹۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہوگئیں)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام خود نبی ہیں، وہ ایک اور نبی، اپنے والد حضرت سیدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے آنکھوں کے مرض کیلئے بطور تبرک اپنا کرتا بھیج رہے ہیں، اور جب اس کرتے کو ان کے چہرے پر ڈالا گیا تو اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی بیماری سے شفاعطا فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں سے نسبت رکھنے والی اشیا کو تبرک سمجھنا اور ان سے برکتیں لینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے، اور اس واقعے کو قرآنِ پاک میں ذکر فرمانا اس بات کا اعلان ہے کہ تبرکات سے فائدہ ہوتا ہے۔

مقامِ ابراہیم سے تبرک

(2) کعبہ مُعظّمہ میں ایک پتھر ہے جسے مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر اللہ پاک کے نبی، جنابِ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا قدم مبارک رکھا، تو جتنا ٹکڑا ان کے زیر قدم آیا تر مٹی کی طرح نرم ہوگیا یہاں تک کہ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا قدم مبارک اس میں جم گیا، پھر جب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قدم اٹھایا اللہ پاک نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کردی کہ وہ نشان قدم محفوظ رہ گیا۔ (فتاوی رضویہ، ۲۱/۹۸ ملتقطاً) تو ربِّ کریم نے رہتی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مقامِ ابراہیم کی تعظیم کرنے اور اس کا قرب

پانے اوراس کے قریب (Near) نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ اللہ پاک پارہ 1 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 125 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اورابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (پ ۱، البقرۃ:۱۲۵)

حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر کی وہ بھی حضرت خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی برکت سے شَعَائِرُاللّٰہ بن گیا اوراس کی تعظیم ایسی لازم ہوگئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہوکر پڑھنا سُنّت ہوگئے۔ جب بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے قدم پڑجانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم شَعَائِرُاللّٰہ بن گئے اور قابلِ تعظیم ہوگئے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام واولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی قبریں (Graves)، جس میں یہ حضرات دائمی قیام فرماہیں یقیناً شَعَائِرُاللّٰہ ہیں اور ان کی تعظیم (ہر ایک مسلمان پر) لازم ہے۔ (علم القرآن، ص۴۸ ملتقطاً)

"تفسیرِ صراط الجنان" میں ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا! جس پتھر کو نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی قدم بوسی حاصل ہوجائے وہ عظمت والا ہوجاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! جب پتھر نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدم مبارک لگنے سے عظمت والا ہوگیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات، اہلِ بیت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عظمت کا کیا کہنا۔ (لہٰذا) اس سے تبرکات کی تعظیم کا بھی ثبوت (Proof) ملتا ہے۔ (صراط الجنان، ۱/۲۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! واقعی جو چیز بھی اللہ پاک کے نیک لوگوں سے نسبت پا جائے وہ برکت والی ہو جاتی ہے۔ اپنے دلوں میں تبرکات کی اہمیت بڑھانے، ان سے فیض حاصل کرنے، ان کے ادب واحترام کا جذبہ اپنے دلوں میں بیدار کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع"** بھی ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تلاوت و نعت اور علمِ دین سے بھرپور سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ بُری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت اِختیار کرنے کے مواقع بھی مُیسر آتے ہیں۔ ☆ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کی برکت سے اسلامی بہنوں سے ملاقات و سلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔** ☆ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کی برکت سے علمِ دِین سے مالا مال قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ تک پہنچائے جاتے ہیں۔** ☆ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت مددگار ہوتا ہے۔** ☆ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی تشہیر و نیک نامی ہوتی ہے۔** ☆ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں** مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اجمعین کی سیرتِ مبارکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ہفتہ وار اِجتِماع میں حاضری کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور اِجتِماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیّت کیجئے، چنانچہ

گھریلو مسائل حل ہوگئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک بزرگ اسلامی بہن مختلف گھریلو مسائل میں گرفتار تھیں۔ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن سے ان کی ملاقات ہوئی تواُن اسلامی بہن نے ان کی غمخواری کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کی بھی نیت کروائی۔اس کے علاوہ انہیں سنّتوں بھرے اجتماع میں اپنے مسائل کے حل کے لئے دُعا کرنے کی بھی ترغیب دلائی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس اسلامی بہن کی انفرادی کوشش کی برکت سے وہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے لگیں۔وہاں وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا بھی کیا کرتیں،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطّاریہ بھی بن گئیں۔کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ پاک نے ان کے بچوں کے ابو کو اچھی ملازمت عطا فرمادی۔کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصہ میں انہوں نے کرائے کے مکان کو چھوڑ کر اپنا ذاتی مکان بھی خرید لیا۔اللہ پاک نے اپنے حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے،سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی برکت سے انہیں بچوں کی شادی کے فریضے سے بَرِیُ الذِّمہ ہونے کی بھی طاقت دے دی۔یوں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے ان کے مَسائل کا ریگستان،ہنستے مُسکراتے نخلستان میں تبدیل ہو گیا۔(اسلامی بہنوں کی نماز،ص ۲۸۹)

”اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں۔“

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدگمانی سے بچئے!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اولیائے کرام اور اللہ پاک کے نیک بندوں سے تبرک لینے میں دل میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے، دل میں مختلف وساوس کو جگہ دے کر، امتحان لینے اور آزمانے کی آرزو لے کر تبرکات لینے والے کو ہاتھوں ہاتھ سزا بھی مل جاتی ہے، اس بات کو اس حکایت سے سمجھئے چنانچہ اللہ پاک کے ایک ولی کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ ان کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ انہوں نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا: کھاؤ۔ اس نے عرض کی: حضور بھی نوش فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا: ہم مصر گئے تھے، وہاں ایک جگہ پر بہت سے لوگ جمع تھے، دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس گدھے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ ایک شخص کی ایک چیز دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا ساری مَجْلِس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ پاک کے ولی فرمانے لگے: یہ حِکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں، اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا۔ (بدگمانی، ص35)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غور کیجئے! اس حکایت میں ہمارے لیے بھی سیکھنے کے مدنی پھول ہیں کہ ہمیشہ دوسروں کے بارے میں حسنِ ظن سے کام لینا چاہیے، اگر کوئی اللہ پاک کا نیک بندہ بطور ولیُ اللہ مشہور ہو تب بھی اس کا امتحان لینے سے بچنا چاہیے اور ہمیشہ حسنِ ظن کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! حسنِ ظن میں فائدے ہی فائدے ہیں، جبکہ بدگمانی میں نقصانات ہی نقصانات۔ افسوس! آج کے دور میں ہماری ایک تعداد ہے جو حسنِ ظن کی بجائے بدگمانی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بات بات پہ بدگمانی کے

نظارے عام ہیں۔ کسی کو فون کریں اور وہ ریسیو Receive نہ کرے تو بد گُمانی۔۔۔۔۔۔بیٹے کی توجہ ماں سے کم ہو جائے تو فوراً بہو سے بد گمانی۔۔۔۔۔۔ تنظیمی طور پر خلافِ تَوَقُّع بات ہو گئی تو ذِمہ داران سے بد گُمانی۔۔۔۔۔۔اِجتماعِ ذِکر ونعت کے اِنتظامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً مُنتظِمین سے بد گمانی۔۔۔۔۔۔ اِجتماعِ ذِکر ونعت میں کوئی اسلامی بہن جُھوم رہی ہے یارو رہی ہے تو بد گمانی۔۔۔۔۔۔کسی بُزرگ یا پِیر نے اپنے مُرِیدِین یا مُتَعَلِّقِین کی ترغِیب کے لئے کوئی اپنا واقِعہ بیان کر دیا تو فوراً ان سے بد گمانی۔۔۔۔۔۔کسی نے وَقت دیا اور آنے میں تاخیر ہو گئی تو بد گمانی۔۔۔۔۔۔کسی کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچّھا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں تو بد گمانی۔ الغرض! ہمارا معاشرہ اس وقت بد گمانی کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے۔

یاد رکھئے! **بد گمانی** دیگر کئی گناہوں میں مبتلا کرا دیتی ہے۔۔۔**بد گمانی** دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی ہے۔۔۔**بد گمانی** حسد پر ابھارتی ہے۔۔۔**بد گمانی** غیبت کرواتی ہے۔۔۔**بد گمانی** دل میں نفرتوں کے بیج اگاتی ہے۔۔۔ **بد گمانی** آپس میں مزید دوریاں بڑھاتی ہے۔۔۔ **بد گمانی** حسنِ سلوک سے محروم کرواتی ہے۔۔۔ **بد گمانی** بندے کو بد خلق بناتی ہے۔۔۔**بد گمانی** الزام تراشی پر ابھارتی ہے۔۔۔ **بد گمانی** دنیا اور آخرت میں رسوا کرواتی ہے۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو بد گمانی کی بجائے حسنِ ظن کی عادت اپنائے، کیونکہ ☆**حسنِ ظن** ایک عمدہ عبادت ہے، ☆**حسنِ ظن** گناہوں سے بچانے والا عمل ہے، ☆**حسنِ ظن** رکھنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے، ☆**حسنِ ظن** ایمان کا حصہ ہے، ☆**حسنِ ظن** نیک لوگوں کی عادات میں سے ہے، ☆**حسنِ ظن** بندے کو ثواب کا مستحق کرتا ہے، ☆**حسنِ ظن** دوسروں کی عزتوں کا محافظ ہے، ☆**حسنِ ظن** سے سکون اور قرار ملتا ہے، ☆**حسنِ ظن** بندے کو شیطان کے چنگل سے بچاتا ہے، ☆**حسنِ ظن** ایمان کو تقویت دیتا ہے، ☆**حسنِ ظن** قلب وروح کو پاکیزہ کرتا ہے، ☆**حسنِ ظن** بندے کو نیک بناتا

ہے، ☆حسنِ ظن سے اللہ پاک اور اس کے مدنی حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ملتی ہے۔ ایک بار نبیٔ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کعبہ کو مُخاطب کر کے اِرشاد فرمایا: تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری حُرمت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔ (سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ۴/۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲)

خُدایا عطا کر دے رحمت کا پانی
رہے قلب اُجلا دُھلے بدگُمانی

(شیطان کے بعض ہتھیار، ص۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ نبیِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا رحمت و برکت ہیں، جو چیز بھی آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کا شرف پاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے باعثِ برکت سمجھتے۔ اسی لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کئی طریقوں سے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے برکتیں پانے کی کوشش کرتے، وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اطہر کو تبرکاً چھوتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرک سمجھتے اور اس سے برکتیں اٹھاتے، جس پانی سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا مبارک ہاتھ دھوتے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے چہروں اور بدن کے حصوں پر بطورِ تبرک ملتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کے بچے ہوئے کھانے سے تبرک حاصل کرتے، آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے پسینۂ مبارکہ، لعابِ دہن، موئے مبارک، انگوٹھی مبارک، بستر مبارک، لباس مبارک، چارپائی مبارک اور آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی استعمال فرمائی ہوئی چٹائی مبارک سے بھی برکتیں حاصل کرتے، الغرض! ہر وہ شے جسے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے تھوڑی یا زیادہ نسبت حاصل ہو جاتی صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے لئے تبرک بنالیتے، احادیثِ مبارکہ میں اس طرح کے درجنوں واقعات ملتے ہیں۔ آیئے ان میں سے 3 واقعات سنتی ہیں:

(1) منقول ہے کہ مشہور صحابی رسول، حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے پاس نبیِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی مبارک قمیص اور مقدس ناخنوں کے کچھ تراشے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه کا وقتِ وصال آیا تو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے وصیت فرمائی کہ مجھے اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے انہیں عطا فرمائی تھی اور وہ مبارک قمیص میرے جسم سے بالکل ملا کر رکھی جائے۔ جبکہ آقا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مبارک ناخنوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ باریک کر کے ان کی آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے مزید فرمایا: یہ کام ضرور انجام دینا اور مجھے سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے ربِّ کریم کے سپرد کر دینا۔ (اسد الغابة فی معرفة الصحابة، باب المیم ولعین، ۵/۲۲۳)

(2) امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی صاحبزادی حضرت سَیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا کے پاس حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ایک جُبّہ (Jubbah) تھا (ایک مرتبہ) آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے وہ جبہ نکالا اور فرمایا: یہ جبہ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ہے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اسے بیماروں کے لئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم لبس الحریر...الخ، حدیث: ۲۰۶۹، ص ۸۸۳)

مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کی زیارت کرنے آتے تھے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یہ فرما کر زیارت کراتی تھیں کہ یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حیات شریف میں پہنا کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی زیارت کرانا سُنّتِ صحابہ ہے جیسا کہ فی زمانہ موئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا! بزرگوں کے تبرکات کی زیارت کرانا ان کا لباس دھو کر بیماروں کو پلانا سُنّتِ صحابہ ہے ان میں شفا ہے۔ آبِ زمزم حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی ایڑی سے پیدا ہوا تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ مرآۃ المناجیح، ۶/۹۸ملتقطاً) بعض حضرات ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے تبرکات کی زیارت کرنے آیا کرتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا انہیں زیارت کراتی تھیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۹۱)

(3) حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اس پیالہ سے ہر قسم کے شربت، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلائے ہیں۔ (مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ... الخ، حدیث: ۲۰۰۸، ص۸۵۷) حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کو دکھا کر فرمایا: اس پیالہ سے میں نے حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت قسم کے شربت اور دودھ پلایا ہے یعنی یہ پیالہ بڑا ہی متبرک ہے کہ اسے حضورِ انور کے ہاتھ اور لب بارہا لگے ہیں۔ معلوم ہوا! حضراتِ صحابہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استعمالی برتنوں کو برکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے اور لوگوں کو اس کی زیارت کراتے تھے۔ مثنوی شریف میں ہے: حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر وہ کپڑے کا دستر خوان تھا جس سے حضور نے ہاتھ و منہ

پونچھ لئے تھے جب وہ میلا (Dirty) ہو جاتا تھا تو اسے آگ میں ڈال دیتے، میل جل جاتا کپڑا محفوظ رہتا تھا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶ / ۸۱ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ ہمیں بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے، اور بزرگوں سے منسوب تبرکات مثلاً ان کے لباس، استعمال کی چیزیں، رہنے کی جگہیں، عبادت کرنے کے مقامات، الغرض! ان سے نسبت رکھنے والی کوئی بھی چیز ہو ہمیں اس کا ادب اور احترام کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں** سے شفائیں ملتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں** سے فیض پانا انبیائے کرام کا طریقہ ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکت** سے رزق میں کشادگی ہوتی ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں** سے سکون ملتا ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** فیض پانا صحابۂ کرام کا طریقہ رہا ہے، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں** سے دنیا و آخرت کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں** سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی** برکتوں سے بیماریاں ٹلتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں** سے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور **نیک لوگوں کے تبرکات** کے ادب و احترام کی وجہ سے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پا جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں بزرگانِ دین کے **تبرکات کی زیارت** سے دلوں کو چین ملتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرکات کی زیارت** سے آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے، بزرگانِ دین کے **تبرکات کی زیارت** کے وقت قبولیتِ دعا کے امکان (Chance) بڑھ جاتے ہیں، بزرگانِ دین کے **تبرکات کی زیارت** سے اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، بزرگانِ دین کے **تبرکات کی زیارت** سے ان جیسا بننے کا جذبہ ملتا ہے،

بزرگانِ دین کے **تبرکات کی زیارت سے** گناہوں سے دوری کا ذہن بنتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرکات کی زیارت سے** نیکیاں کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔ آیئے! اسی تعلق سے ایک حکایت سنتی ہیں:

تبرک کے ادب کی برکتیں

چنانچہ، حضرت سَیِّدُنا ابو علی روز باری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہن فاطمہ بنت احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: شہر بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا، اس نے لوٹنے میں تاخیر کر دی، یہ لوگ غضبناک ہونے لگے، اتنے میں وہ ایک خربوزہ (Melon) لئے ہنستا ہوا پہنچا۔ نوجوانوں نے دریافت کیا: ایک تو تُو دیر سے آرہا ہے، اس پر ہنستا بھی ہے؟ لڑکے نے کہا، میں آپ لوگوں کے لئے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔ سب نے پوچھا: وہ کیا؟ لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا: اس خربوزہ پر حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ رکھ دیا تھا، اس لئے میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا۔ اس کی بات سُن کر سب نے خربوزے کو چوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا، حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس چیز نے اس مقام پر پہنچایا؟ کسی نے کہا: تقویٰ نے۔ سائل نے کہا: میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اس کے بعد سب نے اسی کی طرح توبہ کی، پھر وہ سب طرطوس نامی شہر تشریف لے گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پا لیا۔ (الروض الریاحین، ص۲۱۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرت سیدنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ لگائے ہوئے خربوزے کا ادب کرنے کی وجہ سے ان نوجوانوں کے دلوں کی کایا پلٹ گئی، انہوں نے گناہوں سے توبہ کی اور شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے، اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ اگر بزرگوں سے نسبت رکھنے والی کسی شے کا خلوص سے احترام کیا جائے تو بندے دین و دنیا کی سعادتوں سے سرفراز

ہوسکتے ہیں۔یادرہے جس طرح تبرکات اور آثار کی تعظیم اور احترام کرنے سے کئی فائدے ملتے ہیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں اسی طرح اگر ان کی تعظیم نہ کی جائے اور ان کی بے ادبی اور توہین کی جائے تو بسا اوقات دنیا میں ہی اس کی سزا بھی مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال تابوتِ سکینہ ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 430 صفحات پر مشتمل کتاب **"عجائب القرآن مع غرائب القرآن"** کے صفحہ نمبر 52-53 پر ہے:(تابوتِ سکینہ) شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام پر نازل ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلام کی آخرِ زندگی تک آپ کے پاس ہی رہا، پھر بطور میراث یکے بعد دیگرے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی اولاد کو ملتا رہا،یہ بڑا ہی مُقَدَّس اور بابرکت صندوق (Box) تھا۔بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا تھا تو لوگ اسی صندوق سے فیصلہ کراتے تھے،صندوق سے فیصلہ کی آواز اور فتح کی بشارت سنی جاتی تھی،بنی اسرائیل اس صندوق کو وسیلہ بناکر دعائیں مانگتے تھے تو ان کی دعائیں مقبول ہوتی تھیں،بلاؤں کی مصیبتیں اور وباؤں کی آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں،الغرض یہ صندوق بنی اسرائیل کے لئے تابوتِ سکینہ،برکت و رحمت کا خزینہ اور نصرتِ خداوندی کے نزول کانہایت مُقَدَّس اور بہترین ذریعہ تھا۔ مگر جب بنی اسرائیل طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہوگئے اور ان لوگوں میں معاصی وطغیان اور سرکشی وعصیان کا دور دورہ ہوگیاتوان کی بداعمالیوں کی نحوست سے ان پر خدا کا یہ غضب نازل ہوگیا کہ قوم عمالقہ کے کفار نے ایک لشکر جرار کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کردیا،ان کافروں نے بنی اسرائیل کا قتل عام کرکے ان کی بستیوں کو تاخت وتاراج کرڈالا۔عمارتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے شہر کو تہس نہس کرڈالا،اوراس متبرک صندوق کو بھی اٹھاکرلے گئے۔اس مقدس تبرک کو نجاستوں کے کوڑے خانہ میں پھینک دیا۔لیکن اس بے ادبی کا قوم عمالقہ پر یہ وبال پڑا کہ یہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور بلاؤں کے ہجوم میں جھنجھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ قوم عمالقہ کے پانچ شہر

بالکل برباد اور ویران ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کافروں کو یقین ہو گیا کہ یہ صندوق رحمت کی بے ادبی کا عذاب ہم پر پڑ گیا ہے تو ان کافروں کی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو ایک بیل گاڑی پر لاد کر بیلوں کو بنی اسرائیل کی بستیوں کی طرف ہانک دیا۔ (عجائب القرآن، ص ۵۳، ۵۲)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! بزرگوں کے تبرکات کی اہانت و بے ادبی کرنا قہرِ قہار اور غضبِ جبار کو دعوت دینا ہے کیونکہ قوم عمالقہ نے جب اس بابرکت صندوق کی بے ادبی کی تو ان پر ایسا قہرِ الٰہی کا پہاڑ ٹوٹا کہ وہ بلاؤں کے ہجوم سے بلبلا اٹھے اور انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہم پر بلاؤں اور وباؤں کا حملہ اسی بابرکت صندوق کی بے ادبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اسی لئے ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو بیل گاڑی پر لاد کر بنی اسرائیل کی بستی میں بھیج دیا تاکہ وہ لوگ غضبِ الٰہی کی بلاؤں سے نجات پا لیں۔

اس واقعے سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ کوئی بھی قوم تب تک اللہ پاک کی رحمتوں اور نعمتوں سے حصہ پاتی رہتی ہے جب تک وہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتی رہے۔ جب وہ اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو دنیا اور آخرت کی کئی پریشانیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں، جیسا کے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ جب تک وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے تابعدار (Obedient) رہے، ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کرتے رہے اور ان کے احکامات کی پیروی کرتے رہے تو نہایت سکون اور اطمینان سے رہے لیکن جیسے ہی انہوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بتائے ہوئے احکاماتِ الٰہیہ سے منہ موڑا ذلتیں اور رسوائیاں ان کا مقدر بن گئیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ صدیوں تک مسلمان دنیا پر غالب رہے اور ہر میدان میں ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب سے قرآنِ کریم کے احکامات اور

اس کی تعلیمات پر عمل سے دور ہونے لگے اور سرورِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے روگردانی شروع کردی اور اسلامی احکامات سے منہ موڑا تو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتے گئے اور آج جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اب بھی وقت ہے، آج بھی اگر ہم شریعت پر عمل کرنے والی بن جائیں تو تمام مصیبتیں ختم ہوسکتی ہیں۔ جب ہماری پیدائش کا اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور ہم شریعت کے احکام سے آزاد بھی نہیں ہیں اور ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر عمل کا حساب بھی بہر صورت دینا ہے تو اس کی عبادت سے غافل ہو جانا، اس کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دینا اور دنیا کے کام دھندوں میں ہی مصروف رہنا کہاں کی دانشمندی ہے۔

مجلس "اِزدیادِ حُبّ"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک "**مجلس اِزدِیادِ حُبّ**" بھی ہے۔ وہ پُرانی اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں اُنہیں مَدَنی ماحول میں فعال کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر گھر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں آنے کا ذہن دینا، اُنہیں مدرسۃ المدینہ بالغات میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم "**مجلس اِزدِیادِ حُبّ**" کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتی ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا   جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے۔ پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۱۶۳/۴، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔ (مُعْجَم کبِیر، ۳۵۸/۱۱، حدیث: ۱۲۲۸۴) ☆چھینک کے وَقت سَر جُھکایئے، منہ چھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۶۸۴/۹) ☆چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے۔ (خزائن العرفان، صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حَمْدِ اِلٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) ☆بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے جو سنے اس پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ جسے چھینک آئی وہ خُود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۱۹) ☆جواب سُن کر چھینکنے والی کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ہندیة،۵/۳۲۶) ☆مرآۃ المناجیح میں ہے کہ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح،۶/۳۹۶) ☆حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہوگا۔(مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹،تحت الحدیث:۴۷۳۹) ☆چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مستحب ہے۔(فتاویٰ ہندیة،۵/۳۲۶)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **آئندہ ہفتہ وار اجتماع کے بیان کا موضوع** ہے **"حُضور پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کی خُصوصیات"** جس میں ہم سب سے پہلے تورات شریف میں اُمّتِ مُصطَفٰے کی بیان کردہ خُصوصیات (Characteristics) اور فضائل و کمالات سنیں گی ،جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے کس چیز کی خواہش کا اِظہار کیا تھا اِس خواہش کے بارے میں بھی ہم سُنیں گی، اِس کے بعد اُمّتِ محبوب کی اَفضلیت کی وجہ اور اُمّتِ سرکار کے چھ (6) عظیمُ الشّان فضائل بھی بیان ہوں گے، اُمّتِ محبوب کے افراد کے

حافِظے کس قدر مضبوط ہوتے ہیں، اِس تَعَلُّق سے بزرگوں کے اَقوال اور حافظُ الحدیث حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بے مثال یادداشت کا ایک واقعہ بھی ہم سُنیں گی۔ آخر میں غمخوارِ اُمّت، پیکرِ عِلْم و حکمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے مَحَبَّت و شفقت کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ لہٰذا! آئندہ بدھ بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد